مُناجاتِ مقبول

افادات

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترسیل کنندہ

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY

معہد ام القریٰ

UMMUL QURA INSTITUTE

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب

جامعہ اشرفیہ لاہور

فیروز پور روڈ، لاہور

Website: http://www.al-islam.edu.pk, http://www.ashrafia.org.pk
E-Mail: ummqura@brain.net.pk Muftionline@hotmail.com

پہلی منزل بروز جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھ ف

ف قرآن مجید کی ہر دعا بجائے خود ایک پہلو جامعیت کا رکھتی ہے لیکن یہ ان جامع دعاؤں میں بھی شاید جامع ترین دعا ہے اور اس کے بعد درجہ اجمال میں تو اور کسی دعا کی ضرورت ہی نہیں باقی رہ جاتی۔

ربنا اتنا: بجائے واحد متکلم کے صیغہ جمع متکلم کا ملحوظ رہے۔ بندہ دعا صرف اپنی ذات کیلئے نہیں مانگتا۔ اپنے بیوی، بچوں، خاندان والوں پر بھی اکتفا نہیں کرتا، بلکہ دعا میں ہم سب کو سارے مسلم بندوں کو شریک کر رہا ہے۔ یہ آفاقیت اور ہمہ گیری اسلام سے باہر کمتر ہی کہیں نظر آئے گی۔

حسنۃ: بندہ کو بجز بھلائی کے اور کس چیز کی طلب ہو سکتی ہے؟ اور یہی قرآن مجید نے اس کی زبان سے ادا کرا دیا۔ وہ بھلائی ہی طلب کر رہا ہے، بھلائی فوری اور عاجل اس دنیا میں بھی اور بھلائی مستقل و غیر فانی عالم آخرت میں بھی۔

آیت سے طلب دنیا کی شرعیت نکالنا سراسر جہل ہے۔ فی الدنیا اور فی الآخرۃ یہ دونوں تو صرف محل یا مقام ہیں۔ مقصود و مطلوب صرف حسنہ (بھلائی) ہے یہاں بھی اور وہاں بھی، آج بھی اور کل بھی۔

حسنۃ: کا لفظ اس قدر وسیع اور جامع ہے کہ دنیا اور آخرت کے سارے ہی مرغوبات و محبوبات اس کے اندر آ گئے۔

وقنا عذاب النار: آخری اور اصلی پناہ مانگنے کی چیز تو یہی عذاب آخرت ہے، اور جب اس سے نجات حاصل کر لی گئی تو اب آگے کچھ کھٹکا نہ رہا۔ طلب نجات کے صیغہ (قنا) کا جمع ہونا ملحوظ رہے۔ بندہ نجات اپنی ذات واحد کیلئے نہیں سب ہی کیلئے چاہ رہا ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ انبیاء ۱۷ ع ۶

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ مومنون ۱۸ ع ۲

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ مومنون ۱۸ ع ۶

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ یو، اور سب سے اچھا وارث تو تو ہی ہے۔ ۲۸

اے میرے پروردگار، مجھے مبارک جگہ میں اتار، اور تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ ۲۹

اے میرے پروردگار، میں شیطانوں کی چھیڑ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ ۳۰

۲۸ حضرت زکریاؑ اشارہ الٰہی سے یہ دعا اپنے لئے ضعیفی میں طلب اولاد کی کر رہے ہیں اور تقاضائے طبعی اور اسباب ظاہری کی رعایت سے یہاں تک کہتے ہیں کہ میں بے اولاد رہا جاتا ہوں لیکن ساتھ ہی اعتماد علی اللہ پر ثابت اور مضبوط ہو کر یہ بھی کہتے ہیں کہ اولاد سے جو مقصود ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ اور احسن طریق پر تو حق تعالیٰ خود ہی پورا کر سکتا ہے۔

اولاد و ازواج کی خواہش طبعی کو جو لوگ اولیاء و مقبولین کے مرتبے فروتر سمجھ رہے ہیں، وہ انبیاء و مرسلین کی ان دعاؤں پر غور فرمالیں۔

۲۹ حضرت نوحؑ کی زبان سے یہ دعا نقل ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ کشتی پر حکم الٰہی سے سوار ہوئے تھے اور بہر حال کسی منزل مبارک ہی پر اتارے جاتے، اس پر بھی تضرع کے ساتھ دعا بھی آپ اسی کی کرتے جاتے ہیں۔ یہ معنی ہیں کمال عبدیت و کمال اقربیت کے۔

۳۰ اس دعا کی تلقین بھی حضرت حق سے ہو رہی ہے۔

بندہ ایذائے شیطانی سے محفوظ رہنے میں تمام تر پناہ خداوندی ہی کا محتاج ہے، صرف اسی میں نہیں بلکہ اس میں بھی شیطان اس کے قریب نہ آنے پائیں۔